السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے اولاد بھی پیدا ہوئی۔ بعد ازاں اس شخص نے دوسری عورت سے نکاح کیا جو کہ پہلی عورت کی سگی بھانجی ہے اور اس سے بھی اولاد پیدا ہوئی۔ یعنی کہ خالہ اور بھانجی کو نکاح میں ایک ساتھ جمع کر دیا۔ دونوں میں سے کسی ایک کو طلاق بھی نہیں دی گئی۔

عوام کالانعام خاموش ہیں اور صاحب علم تذبذب کا شکار ہیں۔ کیونکہ نکاح کسی مولانا صاحب نے ہی پڑھایا ہوگا۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بالترتیب قرآن وسنت کی روشنی میں بحوالہ ارشاد فرمائیں؟ مہر بھی ثبت فرمائیں۔

(1) کیا یہ دونوں نکاح درست اور جائز ہیں؟

(2) اگر درست ہیں تو فبہا۔ بصورت دیگر کون سا نکاح باطل ٹھہرے گا؟

(3) باطل نکاح والی اولاد کے متعلق کیا حکم ہے؟

(4) اگر باطل نکاح والی اولاد ناجائز اور حرامی ہے تو کیا اولاد باپ کی وراثت کی حقدار ہوگی یا نہیں؟

(5) کیا حلالی اولاد حرامی اولاد کے خلاف قانون وراثت کے تحت حق وراثت کا دعویٰ دائر کرنے میں حق بجانب ہوگی؟

(6) باطل نکاح والے جوڑے پر کون سی حد نافذ ہوتی ہے؟ نکاح خوان اور گواہان پر کون سی حد ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سوالوں کے جواب ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں بتوفیق اللہ تبارک وتعالیٰ وعونہ

(1) صحیح بخاری جلد دوم کتاب النکاح بَابٌ لاَ تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا ص ۷۶۶ پر مذکور ہے

«عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ : ''نَہٰی رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ أَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا أَوْ خَالَتِہَا'' وَقَالَ دَاوٗدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ۔ اہ»

اور صحیح مسلم جلد اول کتاب النکاح بَاب تَحْرِیْمِ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَعَمَّتِہَا أَوْ خَالَتِہَا فِی النِّکَاحِ ص ۴۵۳ پر لکھا ہے

«عَنْ أَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ : لاَ تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا ، وَلاَ عَلٰی خَالَتِہَا ۔ اہ»

نکاح کیا جائے عورت کا اس کی پھوپھو پر اور نہ خالہ پر'' ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا خالہ کا نکاح درست ہے اور اس کے بعد بھانجی کا نکاح درست نہیں باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں : «وَلاَ عَلٰی خَالَتِہَا» اگر'' پہلا نکاح خالہ والا درست نہ ہو تو «عَلٰی خَالَتِہَا» والی صورت نہیں بنتی اور نہ ہی اسے «جَمْعٌ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِہَا» قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ معلوم ہے کہ مذکور صورت «عَلٰی خَالَتِہَا» بھی ہے اور «جَمْعٌ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِہَا» بھی ہے۔

اس میں سوال نمبر ۲ ، نمبر ۳ ، نمبر ۴ اور نمبر ۵ کے جواب بھی بیان ہوگئے ہیں کیونکہ جب دوسرا نکاح ازروئے شریعت باطل ٹھہرا لہٰذا اس پر نکاح باطل کے تمام احکام لاگو ہوں گے۔

(6) اس کا تعلق قاضی صاحب کے ساتھ ہے وہی اپنے اجتہاد سے حد یا تعزیر بتائیں گے پھر وہی اس حد یا تعزیر کو نافذ فرمائیں گے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نکاح کے مسائل ج1ص 307